بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سینٹ میں نفاذ شریعت کا بل

نئی منتخب حکومت کا سب سے اولین قومی و ملی فریضہ یہی تھا کہ وہ اپنی ساری توجہات فوری طور پر شریعت اسلامیہ کے مکمل نفاذ اور قرآن و سنّت کی مکمل بالادستی پر مبذول کرتی کہ یہی قیام پاکستان کا اساس تھا اور اسی نام پر آٹھ سال مارشل لاء مسلط رکھا گیا۔ اسی نام پر صدر پاکستان نے ۱۹ر دسمبر ۸۴ء کو ریفرنڈم کے ذریعہ قوم سے اعتماد حاصل کیا۔ اور انہی وعدوں پر انتخابات میں امیدواروں نے ووٹ حاصل کئے۔ مگر واحسرتا کہ ساری توجہات کا محور مارشل لاء، کرسیاں، جمہوریت اور سیاسی پارٹیوں جیسے مسئلے تو بن گئے مگر اسلامی نظام کا جو رہا سہا چرچا تھا وہ بھی پس منظر میں ڈال دیا گیا۔ سر دست ان تفصیلات میں گئے بغیر یہاں ہم اس بل کا متن پیش کر رہے ہیں جو مخدومی مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب سینیٹر اور احقر کی طرف سے سینٹ کے پہلے اجلاس کے آخری دن ۱۳ر جون کو پیش کیا گیا۔ حکومتی حلقوں کے ردّ و قدح اور لیت و لعل کے باوجود محرکین بل اور مؤیدین کے پُر زور اور مدلل تقاریر اور سینٹ کے عام ارکان کی تحسین و تائید کے بعد چار و ناچار حکومت نے اسے کارروائی کے لئے شامل کیا اور اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ اخبارات میں تفاصیل قوم کے سامنے آئی ہیں۔

الحمد للہ کہ قیام پاکستان اور قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد یہ پہلا ایک اہم مرحلہ ہے جس سے شریعت اسلامیہ کی بالادستی کے لئے ملک کے ایک اہم ترین ایوان (سینٹ) کے ذریعہ بھی ایک مینڈیٹ (اعتماد و تائید) حاصل ہوا۔ بجا طور پر پڑھے لکھے باخبر حلقے اسے ایک عظیم کامیابی قرار دے رہے ہیں۔ بہت سے علماء کرام، دوستوں، دینی تنظیموں اور دینی درد سے سرشار مسلمانوں نے مجھ ناچیز گناہ گار کو بھی مبارک باد اور تہنیتی کلمات سے نوازا ہے۔ مگر یہ تو محض خداوند کریم کے فضل و کرم کا کرشمہ ہے۔ اور اسی کی توفیق پر ہے ہم ہرگز اس کے سزاوار نہیں مگر اصل خوشی تو ایوان سے اس بل کی منظوری اور ملک میں مکمل طور پر نفاذ پر ہوگی۔ جس کے لئے پوری قوم کو متحد و منظم ہو کر آواز اٹھانی ہوگی۔ اور اصل امتحان اور آزمائش تو ارباب حکومت کی ہے۔ کہ وہ مختلف تاخیری حربوں، حیلوں اور شاطرانہ ہتھکنڈوں سے اس بل کو ٹالتی ہے یا پھر خدا اور رسول ﷺ اور قوم سے کئے گئے وعدوں کے مطابق اسے جلد از جلد منظور کرا کر نافذ کراتی ہے۔ بہر حال نفاذ شریعت

کے اس بل نے موجودہ حکومت کو ایک پورا سے پر لا کھڑا کیا ہے ۔ دیکھئے وہ سرخرو ہوتی ہے یا پھر ....

سینٹ میں پیش کئے جانے والے ایک بل

ملک میں نفاذ شریعت

—— چونکہ قرارداد مقاصد کو جو کہ سابقہ دساتیر میں بطور تمہید کے رکھا گیا تھا ۔

—— جناب صدر مملکت نے اپنے صدارتی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے دستور مستقل کا حصہ قرار دے دیا ۔

—— اور چونکہ قرارداد مقاصد میں اس ملک کا حاکم اعلیٰ تشریعی اور تکوینی دونوں حیثیتوں سے رب العالمین خالق کائنات کو تسلیم کیا گیا ہے ۔

—— اور چونکہ یہ ملک مسلمانوں کی عملی زندگی کو قرآن اور سنّت کے مطابق ڈھالنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے ۔

—— اور چونکہ اس ملک کے باشندوں کے ساتھ یہ عہد کیا گیا ہے کہ یہاں قرآن وسنت کا قانون زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور نافذ ہوگا ۔

—— اور چونکہ موجودہ ریفرنڈم اور انتخابات میں عوام نے صدر مملکت اور پارلیمنٹ کو شریعت کے عملی نفاذ کے لئے منتخب کیا ہے ۔

—— لہٰذا ایوان سینٹ اپنے آئینی اختیارات استعمال کرتے ہوئے حسب ذیل قانون وضع اور منظور کرتا ہے ۔

ابتدائیہ

(دفعہ نمبر ۱) نام تاریخ نفاذ اور حدود نفاذ

الف ۔ یہ قانون نفاذ شریعت کے نام سے موسوم ہوگا ۔

ب ۔ یہ قانون منظوری کے مراحل طے کرنے کے بعد فوری طور پر نافذ ہوگا ۔

ج ۔ یہ قانون اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام علاقوں اور تمام باشندوں پر نافذ ہوگا ۔
البتہ غیر مسلم باشندوں کے شخصی معاملات اس سے مستثنیٰ ہوں گے ۔

دفعہ نمبر ۲ **شریعت کی قانونی تعریف**

الف ۔ شریعت سے مراد دین کا وہ خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین محمدؐ کے واسطے سے اپنے بندوں کے لئے مقرر کیا ہے ۔

ب ۔ شرعی قوانین کا اصل ماخذ قرآن کریم اور سنّت رسولؐ ہے ۔

ج۔ اجماع امت کو قرآن اور سنت نے حجت قرار دیا ہے اس لئے جو قانون اجماع امت سے ثابت اور ماخوذ ہو وہ بھی شریعت کا قانون ہے۔

د۔ جو احکام امت کے معتمد اور مستند مجتہدین نے قرآن اور سنت اور اجماع کے قواعد اور ضوابط معینہ کے مطابق مستنبط کر کے مدون کرائے ہیں وہ بھی شریعت ہی کے قوانین ہیں۔ اس لئے کہ قیاس اور اجتہاد کو بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور اجماع کے خلاف ہو قرآن اور سنت نے حجت قرار دیا ہے۔

شریعت کی بالادستی

(دفعہ نمبر ۳) مقننہ کوئی ایسا قانون یا قرارداد منظور نہیں کر سکے گی جو شریعت کے احکام کے خلاف ہو۔ اگر ایسا کوئی قانون یا قرارداد منظور کر لی گئی تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔ اور چیلنج کے فوراً بعد عدالت کے آخری فیصلہ تک اس پر عمل درآمد ملتوی ہو جائے گا۔

(دفعہ نمبر ۴) ملک کی تمام عدالتیں ہر قسم کے مقدمات بشمول مالی وغیرہ کے شریعت کے مطابق کئے گئے فیصلوں کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔

(دفعہ نمبر ۵) وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار سماعت وفیصلہ بلا کسی استثناء ہر قسم کے مقدمات پر حاوی ہوگا۔ اور عبوری دستوری حکم ۱۹۸۵ء کے دستوری ترامیم کے ذریعہ لگائی گئی پابندیاں فوراً ختم کر دی جائیں گی۔

(دفعہ نمبر ۶) انتظامیہ کا کوئی بھی فرد بشمول صدر مملکت اور وزیر اعظم کے شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا۔ اگر ایسا کوئی حکم دے دیا گیا ہو تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

(دفعہ نمبر ۷) حکومت کے تمام عمال بشمول صدر مملکت شرعی عدالت کا فیصلہ ملک کے عام دوسرے باشندوں کی طرح یکساں طور پر نافذ ہوگا اور کوئی بھی ملک کا باشندہ اسلامی قانون عدل کے مطابق عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوگا۔

(دفعہ نمبر ۸) مسلمہ اسلامی فرقوں کے شخصی معاملات ان کے اپنے اپنے فقہی مسلک کے مطابق طے کئے جائیں گے۔

(دفعہ نمبر ۹) غیر مسلم باشندگان مملکت کو اپنے بچوں کے لئے مذہبی تعلیم اور اپنے ہم مذہبوں کے سامنے اپنی مذہبی تبلیغ کی آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون کے مطابق کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(دفعہ نمبر ۱۰) تمام عدالتوں میں حسب ضرورت تجربہ کار جید اور مستند علماء دین کا بحیثیت جج اور معاونین عدالت مقرر کیا جائے گا۔

(دفعہ نمبر ۱۱) علوم شرعیہ اور اسلامی قانون کی تعلیم اور ججوں کی تربیت کا ایسا موثر انتظام کیا جائے گا کہ مستقبل میں علوم شرعیہ اور خصوصاً اسلامی قانون کے ماہر جج تیار ہو سکیں۔

(دفعہ نمبر ۱۲) قرآن اور سنت کی وہی تعبیر معتبر ہوگی جو صحابہ کرام اور مستند مجتہدین کے عام اصول تفسیر اور علم اصول حدیث کے مسلمہ قواعد اور ضوابط کے مطابق ہو۔

(دفعہ نمبر ۱۳) انتظامیہ عدلیہ مقننہ کے ہر فرد کے لئے فرائض شریعت کی پابندی اور محرمات شریعت سے اجتناب کرنا لازم ہو گا۔

(دفعہ نمبر ۱۴) تمام ذرائع ابلاغ کو خلاف شریعت پروگراموں فواحش اور منکرات سے پاک کیا جائے گا۔

(دفعہ نمبر ۱۵) حرام طریقوں اور خلاف شریعت کاروبار کے ذریعہ دولت کمانے پر پابندی ہوگی۔

(دفعہ نمبر ۱۶) شریعت نے جو بنیادی حقوق باشندگان ملک کو دئیے ہیں ان کے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔ اگر ایسا کوئی حکم دیا گیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

مسودۂ قانون نفاذ شریعت کے اغراض و مقاصد و وجوہ

— مملکت خداداد پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔

— اس کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر قائم ہے۔

— اس مسودۂ قانون کی غرض و غایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک کے اسلامی نظریہ کا استحکام ہے۔

— اہل ملک جو بلا امتیاز عرصہ سے اس نظام کے لئے بے چین ہیں مطمئن کرنا ہے۔

— ملک میں صحیح اسلامی معاشرہ کے ذریعہ امن و امان اور اسلامی مساوات قائم کرنا ہے۔

۱۔ قاضی عبداللطیف　　　　رکن انچارج

۲۔ مولانا سمیع الحق　　　　رکن انچارج

نفاذ شریعت بل پر کی گئی تقریر

نفاذ شریعت بل پیش کرنے کے بعد مولانا سمیع الحق نے بل کے بارے میں مختصراً حسب ذیل تقریر کی۔ جو سینٹ میں کی گئی رپورٹنگ کے مطابق پیش ہے ——— (ادارہ)

○ جناب چیرمین بہت شکریہ ۔ مولانا سمیع الحق صاحب۔

○ مولانا سمیع الحق ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

جناب چیرمین صاحب ۔ جیسا کہ ہمارے محترم قاضی عبداللطیف صاحب نے فرمایا ، ہم اس بل کے ذریعہ اس مشن کی ان محنتوں اور اس جدوجہد کی تکمیل کرانا چاہتے ہیں جو برصغیر کے مسلمانوں نے اس ملک میں اللہ کے دین کے قیام کے لئے قربانیاں دیں ۔ اور پاکستان کا معنی لا الہ الا اللّٰہ قرار دیا گیا تھا ۔ پھر موجودہ حکومت نے آٹھ سال مارشل لا کے دوران مسلسل یہی نعرہ لگایا کہ ہمارا اہم ترین مقصد اس ملک میں دین کی بالادستی اور شریعت کا نفاذ ہے ۔ پھر ہم نے قرار داد مقاصد میں اور پالیسی کے راہنما اصولوں میں خداوند تعالیٰ کی حاکمیت کا وعدہ کیا ۔ جسے اب آئین کا بھی ایک حصہ بنا لیا گیا ہے ۔ قرار داد مقاصد کو کہ اب اللہ کی حاکمیت کیا ہے ؟ وہ یہی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے خود تشریح کی ہے ۔ ان الحکم الا للّٰہ

کا حکم اور فیصلہ اور قانون صرف اللہ تعالیٰ کا ہوگا اور صاف فرمایا کہ

وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللّٰہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم

جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے قرآن وحدیث کے ذریعہ ایک حکم سنا دیا اور فیصلہ دے دیا تو کسی مومن اور مومنہ کسی مرد یا خاتون کو یہ حق نہیں کہ اس کے خلاف وہ رائے دے سکے اور کوئی قانون بنا سکے ۔ پھر کتنے سخت الفاظ فرمائے ہیں ۔

ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الکفرون ○ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الظالمون ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الفاسقون ○

اور ظالم اور کافر ، فاسق اور کئی الفاظ اللہ تعالیٰ نے کہے ۔

جناب چیرمین ۔ تو اس بل کے ذریعے ہمارا جو مشن ہے اور حکومت بھی جو اعلانات کر رہی ہے وہ شریعت اسلامی کی بالادستی ہے تو اسلامی قوانین کی بالادستی صرف نعروں اور خوشنما بیانات اور تقاریر اور ذرائع ابلاغ پر اس کی اشاعت سے قائم نہیں ہو سکتی ۔ اس کا بنیادی ذریعہ یہ ہے کہ ہم مقننہ ، عدلیہ ، انتظامیہ ان تینوں اداروں کو شریعت کی بالادستی کے تابع کر دیں تو اس بل میں ہم نے ان تین چیزوں کو بڑی اہمیت دی ہے ۔

(۱) ایک تو مقننہ کو یہ حق نہ ہو کہ وہ کوئی ایسا قانون بنائے جو شریعت کے خلاف ہو ۔ خواہ وہ پارلیمنٹ ہو خواہ وہ قومی اسمبلی ہو ، خواہ وہ سینیٹ ہو ۔ اگر اس نے کوئی ایسی بات منظور کر لی تو اسے عدالت میں چیلنج کیا جائے ۔

(۲) دوسرا ملک کی تمام عدالتیں ہر قسم کے مقدمات خواہ وہ مالی معاملات ہوں یا غیر مالی ۔ شریعت کے مطابق

۷

الحق

فیصلہ کرنے کی پابند ہوں۔ اور جو بھی شریعت کے خلاف فیصلے کئے گئے، ان کو قانونی حیثیت نہ دی جائے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ کار۔ سماعت اور فیصلہ بہ استثناء ہر قسم کے مقدمات پہ حاوی ہو۔

(۴) چوتھی بات یہ ہے کہ انتظامیہ کا کوئی فرد بھی بشمول صدر مملکت، بشمول وزیر اعظم، شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکے گا۔ اور اگر کوئی ایسا حکم دے دیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ اور اس کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

(۵) اور پانچویں بات یہ ہے کہ ہم یہاں غیر مسلم حقوق کا بھی صحیح تحفظ چاہتے ہیں ہم ان سب کو اپنے اپنے مذہب کے مطابق فیصلہ کرنے کا حق دیں گے۔ ان کے پرسنل لا میں کوئی مداخلت نہیں ہوگی۔ اسی طرح غیر مسلم اقلیت کی مذہبی تعلیم تبلیغ، مذہبی قانون کا پورا تحفظ کیا جائے گا۔

(۶) اور آخری بات یہ ہے کہ شریعت نے جو بھی حقوق اسلامی مملکت کے شہری کو دیئے ہیں۔ خواہ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم، ان کے خلاف کوئی حکم نہیں دیا جا سکے گا۔ اور اگر کوئی حکومت اس طرح کے حقوق پر اثر انداز ہونے والے احکام جاری کرے تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ اور اسے عدالت میں چیلنج کیا جا سکے گا۔

تو جناب چیئرمین صاحب مختصر بات یہ ہے۔ کہ اس قانون کی غرض و غایت خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملک میں اسلامی نظریہ کا استحکام ہے۔ تاکہ ملک کے تمام باشندے جس نظام کے لئے بے چین ہیں وہ مطمئن ہو جائیں۔ ورنہ خدانخواستہ ہم نے جتنا شد و مد سے اسلام کا نام لیا ہے اور ہم کہتے رہے ہیں کہ اسلامی نظام آگیا ہے۔ اور لوگوں کو نتیجے میں سوائے بدعنوانی، کرپشن، برائی اور ظلم و ستم کے کچھ نہ ملا ہو۔ تو لوگ کہیں گے کہ اسلام کا عالم وجود میں اور حقیقت کی دنیا میں بھی کوئی ایسا ہی تصور ہوگا تو اسلام کے انتظار میں جو لوگوں کا حسین تصور تھا وہ تصور بھی ختم ہو جائے گا۔ اور سمجھا جائے گا کہ اسلام ایسی چیز ہے کہ وہ جاری ہو نہیں ہو سکتی۔ یا اگر جاری ہو بھی جاتے تو اس کے مشکلات ختم نہیں ہوں گے۔ بلکہ اور بڑھ جاتے ہیں۔ تو لوگ اسلام ہی سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ اس لئے میں کہتا ہوں خدارا اس سینٹ کے ایوان کو یہ شرف اور اعزاز دے دیجئے کہ وہ اس بل کو منظور کرے۔ اور پارلیمنٹ کے مشترکہ حصوں میں جو فضیلت حاصل ہوگئی ہے یہ سینٹ کو حاصل ہو سکے گی تو سینٹ کے میرے تمام ارکان بھی اس کی پرزور حمایت کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب وزیر انصاف صاحب۔

سمیع الحق